ندائے فقہ

ٹیلیفون پر ہیلو

سوال: فون پر ابتداء میں ہیلو کہنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: آج کل یہ سوال اکثر لوگوں کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے کہ فون پر لفظ ''Hello'' کہنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیونکہ آج کل کثرت سے یہ بات انٹرنیٹ اور موبائل پیغامات کے ذریعہ پھیل رہی ہے کہ ''ہیلو'' کہنا جائز نہیں ہے، ان پیغامات میں کہا جارہا ہے کہ یہ لفظ ''Hello'' ''Hell'' سے نکلا ہے اور ''Hell'' انگریزی زبان میں جہنم کو کہتے ہیں، اس لئے ''Hello'' کا مطلب ہے جہنمی۔

لہٰذا اس سوال کے جواب سے پہلے یہ تحقیق ضروری یہ کہ اس لفظ کے لغوی معنی کیا ہیں؟ اس کا مادہ اشتقاق کیا ہے؟ اور اس کا استعمال کن کن مواقع پر کن معنی میں ہوتا ہے؟ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ''ہیلو'' محض ایک تسلیماتی لفظ (Greeting) ہے، اور اسی حیثیت سے آج کل معاشرے میں رائج ہے، اگر چہ دیگر معانی میں بھی اس کا استعمال ہے، مثلاً حیرانگی یا غصہ کے اظہار کے لئے یا کسی کی توجہ حاصل کرنے کے لئے بھی اس کا استعمال انگریزی زبان میں عام ہے، اسی طرح گفتگو کی ابتداء میں حال چال پوچھنے کی غرض سے بھی اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے، لیکن ان میں کسی جگہ بھی اس کا استعمال بددعائیہ کلمہ کے طور پر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا مطلب ان جگہوں میں سے کسی بھی جگہ ''جہنمی'' لیا جاتا ہے، چنانچہ بنیادی طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ لفظ محض ایک تسلیماتی لفظ ہے کوئی بددعائیہ کلمہ نہیں ہے، مشہور انگریزی لغات مثلاً ''آکسفورڈ ڈکشنری، چیمبر ڈکشنری، کیمبرتج ڈکشنری اور مریم ویبسٹر ڈکشنری میں اس لفظ سے متعلق یہی تفصیلات درج ہیں جو ابھی بیان کی گئی ہیں اور کم وبیش یہی تفصیلات دیگر انگریزی لغت کی کتابوں میں درج ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں: آکسفورڈ ڈکشنری، مریم ویبسٹر ڈکشنری، کیمبرتج ڈکشنری)

Scanned by CamScanner

لفظ Hello کی ابتداء سے متعلق بہت سے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس لفظ کا موجد مشہور سائنسدان تھومس الوا ایڈیسن (Thomas Alva Edison) ہے، اور اس نے یہ لفظ فون کال کے شروع میں ابتدائی تسلیماتی (Greeting) کلمات کے طور پر متعارف کروایا، جبکہ دوسری طرف ٹیلی فون کے موجد گراہم بیل کا اصرار یہ تھا کہ ابتدائی کلمہ ''ahoy'' ہونا چاہئے، یہ ساری تفصیل ولیم گرمز'' WILLIAM GRIMES'' نے نیویارک ٹائمنر میں ۵ مارچ ۱۹۹۲ء میں اپنے شائع ہونے والے مضمون ''The great Hello mystery Is solved'' میں بیان ہے، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ تھومس ایلو ایڈسن اس کا موجد نہیں ہے کیسا کہ مشہور کتاب '' Memories of my ghost brother'' کے مصنف ''Heniz Insu fenkl'' نے اپنے ایک مضمون '' Heaven and Hello'' میں بیان کیا ہے (یہ مضمون realms of fantasy نامی میگزین میں ۲۰۰۱ کو شائع ہوا تھا)۔۔

لیکن مطالعہ سے جو بات سامنے آئی ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے ہ اگر چہ تھومس ایڈیسن اس کا موجد نہ ہو مگر کم سے کم فون پر اس کو متعارف کروانے والا وہی ہے بہر حال اس کے بعد سے اس لفظ کو کافی شہرت ملی اور اب یہ لفظ بلا کسی مذہب اور قوم کی تخصیص کے تھوڑے بہت لہجے کے فرق کے ساتھ دنیا بھر میں تسلیماتی لفظ کے طور پر مشہور ہے، خصوصا ٹیلیفون کال پر ابتدائی کلمات کے طور پر اس کی شہرت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

خلاصہ اس ساری بحث کا یہ ہوا کہ لفظ Hello محض ایک تسلیماتی لفظ ہے اور اسی میں اس کا استعمال شائع ہے، اس کے معنی جہنمی کسی بھی طور پر درست نہیں ہے، اس لئے فی نفسہ فون پر لفظ Hello کا استعمال جائز ہے، گناہ نہیں ہے۔ البتہ بحثیت مسلمان ہمارے شایان شان یہ لفظ Hello کے بجائے السلام علیکم کہا جائے اور اسی کی ترویج کی جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے، اس لفظ کو ادا کرنے سے سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور نیز یہ لفظ دوسرے مسلمان کے حق میں ایک بہترین دعا بھی ہے کہ اللہ تم پر سلامتی نازل کرے، نیز حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت براء ابن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، ان سات چیزوں میں سے جن کا حکم آپ ﷺ نے فرمایا ایک یہ تھی کہ سلام کو

پھیلاؤ، ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سلام، کلام سے پہلے ہے، یعنی پہلی سلام کرو پھر کلام کرو، اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے چاہئے کہ اس (بھائی) کو سلام کرے، ایک اور موقع پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اسلام کا بہترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ایسے شخص کو بھی جس کو تم جانتے ہو اور ایسے شخص کو بھی جس کو تم نہیں جانتے، نیز صحابہ کرام سے تمام سنتوں کی طرح اس سنت پر بھی عمل کرنے کا خاص اہتمام فرمانا ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ صرف اسی ارادے سے بازار تشریف لے جاتے تاکہ جو ملے اسے سلام کریں۔

لہٰذا اگر چہ فون پہ Hello کہنا شرعا جائز ہے، لیکن السلام علیکم جیسی عظیم سنت، نیکی اور دعا کو چھوڑ کر ایک ایسے لفظ کو اپنے معمولات میں شامل کر لینا جس کا کوئی اخروی فائدہ نہ ہو ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے، اور بحثیت مسلمان حضور اقدس ﷺ کی تعلیمات، صحابہ کرامؓ کا عمل اور شعائر اسلام ہر لحاظ سے ہمارے لئے مقدم اور محترم ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کلمہ اللہ رب العزت کی طرف سے بڑا انعام ہے جو امت محمدیہ کو دیا گیا ہے کہ محض ایک تعارفی اور کلام کی ابتداء کو بھی نہ صرف یہ کہ عبادت بنا دیا بلکہ مستقل ایک ایسی دعا بنا دیا جس اک ہر انسان ہر وقت محتاج ہے، لہٰذا بہترین بات یہ ہے کہ Hello کی جگہ السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالی جائے اور اس کا جواب وعلیکم السلام کہہ دیا جائے۔

کتبہ: محمد معاذ اشرف عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۵، رجب ۱۴۳۵

Scanned by CamScanner